قیمتِ نفس

نفسِ انسانی کی قیمت لگ رہی تھی شہر میں

ہر زن و مرد م کھچا آیا بڑے بازار میں
خواہشوں کی پوٹلی لایا بھرے بازار میں
دل امیدوں سے بھرے، کیا مول لگتا ہے بَھلا
رہ گئے گر بن بِکے، یہ خوف تھا افکار میں

کوئی اپنے دن کی کاوش کا نتیجہ مانگتا
کوئی اپنے رَت جگوں کا دام اچھا چاہتا
کوئی ارزاں بیچنے آیا تھا دنیا اور دِین
کوئی مہنگا چاہتا تھا نرخ اپنی ذات کا

https://emad-ahmad.com/

کچھ قلم کے زور پر سوداگری کرتے رہے
کچھ بھرم کے طور پر کوزہ گری کرتے رہے
کچھ کو اپنے زورِ بازو کا صلہ درکار تھا
کچھ کو لگتا تھا کہ سستا بیچنا بیکار تھا

شہر میں ہر آدمی کی کچھ نہ کچھ قیمت لگی
شہر میں ہر شخص نے بیچی متاعِ جان و دل
کچھ نے گنتی کے دنوں کا سکھ کمایا، اور بس
کچھ نے ساری زندگی کا لطف پایا، اور بس

اُٹھ گیا اِک شخص اُس بازار سے کنگال ہی
جان بیٹھا نفس کی قیمت ہے گویا چال ہی
ایک تنہا آدمی تھا جس کی یہ حالت رہی
نفسِ انسانی کی قیمت کم سے کم جنت رہی

https://emad-ahmad.com/